سوال

(224) سنن ادا کرنے والی عورت کی اقتدا میں کسی عورت کا فرض نماز ادا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت مسجد میں داخل ہوئی اور ایک دوسری عورت جو کہ نماز پڑھ رہی تھی کے پہلو میں کھڑی ہوگئی اور اس کے پیچھے فرض نماز ادا کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ عورت سنت نماز ادا کر رہی ہے تو کیا فرض نماز پڑھنے والی عورت کی نماز صحیح ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اور بخاری و مسلم میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہتے ہیں۔

"أَنَّ مُعَاذَ بن جَبَلٍ رضی اللہ عنہ کان يُصَلِّي مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ الصَّلَاةَ"[1]

"معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرتے پھر وہ اپنی قوم کے پاس آکر ان کو وہ نماز پڑھاتے۔"

پس وہ نماز معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے نفل اور ان کی قوم کے لوگوں کے لیے عشاء کی فرض نماز ہوتی تھی۔ یہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ بلاشبہ نفل نماز پڑھنے والے کی امامت فرض پڑھنے والے کے لیے صحیح اور درست ہے مگر جمہور نے اس سے منع کیا ہے ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ"[2]

"امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث میں ہمارے اس موضوع کے ساتھ تعلق رکھنے والی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کے لیے وہ جگہیں جن جگہوں میں اس کو امام کی اقتدا کرنا ہے واضح فرمادی ہیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا, وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ, فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى

جَالساً فصَلّوا جُلوساً أَجْمَعُونَ ".[3]

"امام تو صرف اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور جب وہ " سَمِعَ اللَّهُ لِمَن حَمِدَهُ "کہے تو تم کہو ۔" رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ "اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز ادا کرو۔"

اس حدیث میں بہت سی زائد باتیں ہیں لیکن اس میں جو اہم بات ہے وہ یہ کہ امام کی اقتدا کی جائے اور وہ بھی صرف ظاہری اعمال میں ہوگی۔ دلیل یہ ہے کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ نفل پڑھنے والے کے لیے فرض پڑھنے والے کی اقتدا کرنا جائز ہے اور ایسے ہی مقیم کے لیے مسافر کی اقتدا جائز ہے باوجود اس کے کہ دونوں کی رکعات کی تعداد مختلف ہے مسافر قصر نماز ادا کرے گا اور وہ رکعتیں پڑھے گا اور اس کے پیچھے مقیم آدمی پوری نماز چار رکعتیں ادا کرے گا۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن عبد المقصود)

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (5755)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (689) صحیح مسلم رقم الحدیث (414)

[3]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (371)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 210

محدث فتویٰ